Scan: http://www.new.dli.ernet.in/
PDF: http://www.KetabFarsi.com

۱۵۲۸۵

ایضاح التصریف

احکام المیت والتشریح

از

محمد اسمعیل

CENTRAL ... LIBRARY ... HYDERABAD

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدیر
والصلوۃ والسلام علی اکرم الخلق محمد ن البشیر
النذیر الذی بعثہ اللہ الی الناس کافۃ وسماہ
بالسراج المنیر وعلی آلہ واصحابہ الذین فازوا
بنصرۃ الدین وکبت المشرکین بلسان المناظرۃ
وسیف التدمیر اما بعد مخفی نماند کہ درین جزو
زمان شورش اہل بدعت وطغیان نجدی بحدی رسیدہ
کہ در ... ات وعادات ومعاشرات و
معاملات ... سنیہ جناب افضل البریات
علیہ افضل الـ ... التسلیمات بانواع بدعات
ومنکرات مخلوط گردیدہ ہرچند این خلط قبیح در
اکثر عبادات وعادات راہ یافتہ اما در رسوم
متعلقہ باموات انواع شرک و بدعات بوجہی
متراکم گردیدہ کہ از سنت سنیہ بجز اسمی باقی
... وحصہ اہل آن کجا

سب تعریف ثابت ہی خدا کو جو زندہ کرتا ہے ا
مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اور تمامی درود او
سلام بہترین خلایق یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو خوشی سنانیوالے
اور ڈرانیوالی ہین بھیجا اونکو اللہ نے طرف تمام آدمیون کے
اور نام رکھا اونکا چراغ روشن اور تمام درود اور سلام او
اولاد اور یارون پر جو پہونچی اپنی مطلب کو بسبب مدد کرنی دین ا
سرنگون کرنی مشرکین کے ساتھ زبان مناظرہ اور تیغ ہلاک
کرنیوالے کے پس بعد حمد اور صلوۃ کی پوشیدہ نرہی کہ اس زمانہ میں
غل بدعتیون اور مشرکون کا اس حد کو پہنچا ہی کہ بہت عبادتون او
چال چلن اور میل کرنا کہانی اور پینی اور لین دین مین سنت
روشن جناب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جو کہ بزرگ دونو جہان کی ہین اور
اونکی درود اور سلام ساتھ سنت اونکے بہانت بہانت کی بدعتین
اور بُری باتین ملائی گئی ہین حاصل کہ ملنی برائی کی اکثر عبادتون اور
عادتون مین راہ پائی ہی اور رسمین متعلقہ موتا مین ...
شرک اسطرح کہنی ہوئی ہین کہ سنت روشن ...

... ازدرہ خاندان ارباب معقول و منقول نقادہ دودمان افاضل فحول مشفقی مکرمی مولوی تفضل علی صاحب را خواہش تمیز فیما بین السنۃ و البدعۃ در رسوم مذکورہ بہم رسید بنا بر علیہ ازین بندہ ضعیف الراجی رحمۃ اللہ الجلیل احقر العباد محمد اسمعیل عفی عنہ استفسار آنمعنی فرمودہ پس بندہ ضعیف اجوبہ مسائل مستفسرہ را در ضمن چند اوراق مفصل و مدلل گردانیدہ و آنرا بالایضاح الحق الصریح فی احکام المیت و الضریح مسمی نمودہ و آنرا بر یک مقدمہ و دو باب و یک خاتمہ مرتب ساخت و ما توفیقی الا باللہ ہو حسبی و نعم الوکیل

مقدمہ در بیان حقیقت بدعت و حکم آن و آن بر دو فصل ست

فصل اول در بیان حقیقت بدعت باید دانست کہ لفظ بدعت کہ در حدیث شریف مستعمل گردیدہ معنی آن ہم از حدیث شریف تحقیق باید کرد زیرا کہ مثل مشہورست تصنیف را مصنف نیکو کند بیان پس میگوئیم کہ امام احمد و ابو داود و ترمذی و ابن ماجہ از عرباض بن ساریہ رض نقل کردہ اند قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ذات یوم ثم اقبل علینا بوجہہ فوعظنا موعظۃ بلیغۃ ذرفت منہا العیون و وجلت القلوب فقال رجل یا رسول اللہ

برگزیدہ خاندان اصحاب معقول و منقول کی اور چنی ہوئے گھرانی بڑے فاضلون کے مشفق اور بزرگ میری مولوی تفضل علی صاحب کو خواہش جدا جدا معلوم کرنیے سنت اور بدعت کی درمیان ہی رسمین ذکر کیے گئے ہیں بہم پہونچی اسلئے اس بندہ ضعیف امیدوار رحمت خدای بزرگ کی حقیر زیادہ بندون کا محمد اسمعیل عفی عنہ سے دریافت اس امر کا فرمایا پس بندہ ضعیف نی جواب سئلون پوچھے گئے کا درمیان چند ورقون کی مفصل دلیل سی بیان کیا اور اوسکا نام الایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح رکھا اور اوسکو ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا۔ نہین ہے توفیق مگر ساتہ اللہ کے وہ ہے بس مجھے اچھا کام بنانیوالا

مقدمہ بیان مین حقیقت اور حکم بدعت کے اور اسمین دو فصل ہین

فصل اول بیان مین حقیقت بدعت کے جاننا چاہیئے کہ جسجگہ یا جہان کہین کہ لفظ بدعت کا حدیث شریف مین استعمال ہوا ہی پس معنی اوسکے بھی حدیث شریف ہی سی تحقیق کرنے چاہئین اسلیے مثل مشہور ہی کہ مصنف اپنی تصنیف کو خوب بیان کرتا ہی پس کہتا ہون مین کہ امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی عرباض بن ساریہ رضی سی نقل کیا ہے کہ کہا عرباض بن ساریہ رض نی حدیث کہا نماز پڑہی ہمارے ساتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایکدن پہر موہنہ کیا ہمارے طرف پس نصیحت کی ہمکو بہت کہ رو دی انکہین اوس سے آنکہین اور ڈر گئی اوس سے دل پس کہا ایک شخص نے ای رسول خدا کے

کان هذه موعظة مودع فاوصنا فقال
اوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة
وان كان عبدا حبشيا فانه من يعش منكم
بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی و
سنة الخلفاء الراشدین المهدیین
تمسکوا بها وعضوا علیها بالنواجذ و
ایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة
بدعة وکل بدعة ضلالة وبخاری ومسلم از
حضرت عائشه رضی الله تعالی عنها
نقل کرده اند قالت قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه
فهو رد ونیز بخاری ومسلم از انس ابن مالک
نقل کردند قال جاء ثلثة رهط الی ازواج
النبی صلی الله علیه وسلم یسئلون عن عبادة
النبی صلی الله علیه وسلم فلما اخبروا
بها کانهم تقالوها فقالوا این نحن من النبی
صلی الله علیه وسلم فقد غفر الله له ما تقدم
من ذنبه وما تاخر فقال احدهم اما انا
فاصلی اللیل ابدا وقال الاخر انا اصوم
النهار ابدا ولا افطر وقال الاخر انا
اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا فجاء النبی
صلی الله علیه وسلم الیهم وقال انتم الذین
قلتم کذا وکذا اما والله انی ...

گویا کہ یہہ نصیحت وقت رخصت کی ہی پس وصیت فرمائیے
ہمکو پہر فرمایا کہ وصیت کرتا ہوں میں تمکو ساتہ ڈرنی کے
اللہ کے اور سننے اور تابعداری کرنی امام کی اگرچہ ہو غلام حبشی
پس تحقیق جو کوئی جیئے گا تم میں سے میرے بعد پس قریب ہے
کہ دیکھیگا اختلاف بہت پس لازم پکڑو تم طریقہ میرا اور طریقہ
خلیفوں رشد اور ہدایت پانیوالوں کا اور مضبوط پکڑو ساتہ اوسکے
اور مضبوط پکڑو اوسکو کچلیوں سے اور بچو تم نئی باتوں سے پس
تحقیق ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے
اور بخاری اور مسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل
کرتے ہیں کہ حدیث کہا حضرت عائشہ نے کہ فرمایا پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے نکالی نئی چیز ہمارے
اس کام میں کہ نہیں ہے اوس میں سے پس وہ مردود ہے اور بخاری
اور مسلم حضرت انس ابن مالک سے بہی نقل کرتے ہیں —
حدیث کہا انس نے کہ آئی تین شخص طرف بیبیوں نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کے پوچھتے تہے عبادت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پس جب خبر
دیے گئے اوس سے گویا کمتر جانا اوسکو پس کہا کہاں ہیں ہم
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم جیسے تحقیق بخشدیئے ہیں اللہ نے اوسکے
اگلے گناہ اور پچھلے پہر کہا ایک نے اونمیں سے میں نماز
پڑہونگا رات بہر ہمیشہ اور کہا دوسرے نے میں روزہ رکہونگا
ہمیشہ اور نہ افطار کرونگا اور کہا تیسرے نے میں الگ ہونگا
عورتوں سے پس نہیں نکاح کرونگا کبہی پس آئے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم طرف اونکی پہر فرمایا تم وہی ہو کہ کہا تہا تمنے
ایسا ایسا خبردار رہو تم قسم خدا کی تحقیق میں

یا نظیر او در زمان ثلثہ بوجود آمدہ باشد ملحق
بالسنۃ و دلیل برین آنست کہ ما ممنوع ایم از
اتباع محدثات بحکم ایاکم و محدثات الامور کہ در حدیث
مرقومۃ الصدر واقع گردیدہ ما موریم باتباع امور مسطورہ
بحکم علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین
المہدیین کہ در ہمان حدیث واقع گردیدہ و
بحکم آنچہ ترمذی از عبد اللہ بن عمرو روایت کردہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل
حذو النعل بالنعل حتی ان کان منہم
من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع
ذلک وان بنی اسرائیل تفرقوا علی ثنتین
وسبعین فرقۃ وستفترق امتی علی ثلث
وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ
قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ
واصحابی و نیز محدثات الامور شر است بحکم
شر الامور محدثاتہا کہ در حدیث مرقوم
الصدر واقع گردیدہ و قرون ثلثہ خیر اند
بحکم آنچہ بخاری و مسلم از عمران بن حصین روایت
کردہ اند قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خیر امتی قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین
یلونہم ثم ان بعدہم قوما یشہدون
ولا یستشہدون ... یخونون ولا یؤتمنون

یا مثل اوسکی تینوں قرنوں میں موجود رہی ہو وہ ملحق بالسنۃ
ہے اور دلیل اسپر یہ ہی کہ ہمکو ممانعت ہی پیروی محدثات سے
بموجب اس حکم کے کہ بچو تم نئے کاموں سی کہ حدیث اوپر والے
مین واقع ہی اور حکم کئی گئی ہیں ہم ساتھ پیروی کاموں لکھے گئے
کے بحکم حدیث کی حدیث لازم پکڑو تم سنت میری کو اور سنت
خلیفوں رشد اور ہدایت پانیوالونکو کہ اوسی حدیث مین
واقع ہوا ہی اور بحکم اوسکی کہ جو ترمذی نے عبد اللہ بن عمرو سے
روایت کی ہی کہ حدیث کہا ابن عمرو نے کہ فرمایا رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ آویگا زمانہ اوپر امت میری کی جیسا کہ
آیا اوپر بنی اسرائیل کی برابر آنا جوتی کا ساتھ جوتی کے یہانتک
کہ اگر تہا اونمین سی کوئی آیا یا اپنی ماں کو علے الاعلان البتہ
ہوگا بیچ امت میری کی بہی کوئی شخص کہ کریگا ایسا اور تحقیق
بنی اسرائیل متفرق ہوئے بہتر مذہبوں میں اور متفرق ہوگے
امت میری اوپر تہتر مذہبوں کی سبکے سب دوزخی ہیں
لیکن ایک مذہب یعنے صحابہ میرے کہا لوگوں نے کیا ہی وہ
ای رسول اللہ کے فرمایا وہ چیز کہ میں اوسپر ہوں اور یار
میری اور یہہ بہی ہے کہ نئے کام بُری ہین بحکم اسکے کہ بدتر
کاموں کی نئی نکالی ہوئی اونکی ہینگے کہ حدیث اوپر والے
مین واقع ہے زمانہ تین بہتر ہین بحکم اسکی کہ بخاری اور مسلم
نے عمران بن حصین سی روایت کی ہی کہ حدیث کہا عمران
نے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین امت میرے زمانہ
میرے کی ہی پہر وہ لوگ جو متصل ہیں انکی پہر وہ لوگ جو متصل ہیں انکے
پہر تحقیق بعد انکے ایک لوگ ہین کہ گواہی دینگے اور طلب گواہی کئے نہ جاوینگے

ويبتدعون ولا يوفون ويظهر فيهم
السمن پس محدث غير سنت اصليه غير ملحوق
بالسنة باشد ومراد بوجود آن شي يا نظير او
در زمان آنجناب آنست كه آنجناب باين عمل
كرده باشند يا امر فرموده باشند و يا كسي ديگر
در آن زمان عمل كرده باشد و آنجناب با وجود
اطلاع بر آن انكار نفرموده باشند و دليل
بر آن آنست كه همه اهل اسلام اجماع دارند
بر اينكه هر سه اقسام مذكوره در سنت مندرج است
ومراد از وجود آن چيز يا نظير او در قرون ثلثه آنست
كه در قرني از قرون مذكوره بلا نكير تعامل
بر آن جاري شده باشد و بي رد و قدح
رواج يافته باشد نه آنكه كسي او را بطريق ندرت
بعمل آورده باشد يا رد و انكار بر فاعلين آن
اگرچه جم غفير باشند متوجه شده باشد كه امثال
اين امور اصلا از محدثات خارج نيست و دليل
برين آنست كه مراد از كلمه ما در حديث ما انا
عليه واصحابي اخلاق وسيرت صحابه بحكم
آنچه رزين از ابن مسعود روايت كرده است
انه قال من كان مستنا فليستن بمن
قد مات فان الحي لا يؤمن عليه الفتنة
واولئك اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم كانوا
افضل هذه الامة وابرها قلوبا واعمقها

اور نذر مانیں گے اور نہ وفا کرینگے اور ظاہر ہوگی اونمیں فربہی
پس محدث سوا ہے سنت اصلیہ اور سوا ملحق بسنت کے ہے
اور مراد موجود ہونے اوس چیز سے یا مثل اوسکی سے زمانہ میں
خدا میں یہ ہے کہ آپنے اوسپر عمل کیا ہو یا حکم فرمایا ہو یا کسی اور
شخص نے اوس زمانہ میں عمل کیا ہو اور آپنے باوجود اطلاع کے
اوسپر انکار نہ فرمایا ہو اور دلیل اسپر یہہ ہی کہ سب مسلمان
اتفاق رکھتے ہیں اسپر کہ یہہ تینوں قسمیں جو ذکر کی گئی
ہیں سنت میں داخل ہیں اور مراد موجود ہونے اوس چیز
یا مثل اوسکی سے قرون ثلثہ میں یہ ہے کہ کسی زمانہ میں
زمانوں مذکورہ سے بلا انکار عمل درآمد اوسپر جاری ہوا ہو
اور بے رد اور قدح کے رواج پکڑا ہو نہ یہہ کہ کوئی اوسکو
بطریق نادر کے عمل میں لایا ہو یا اوسکی کرنیوالوں پر انکار
اور رد کیا ہو اگرچہ بہت لوگ موجود ہوئے ہوں کہ مثل
ان کاموں کے جن پر رد اور انکار ہوا ہو ہرگز محدثات
سے باہر نہیں ہیں اور دلیل اسپر یہہ ہے کہ مراد کلمہ ما
سے بیچ حدیث ما انا علیہ واصحابی کے خوے نیک اور خصلت
نیک صحابہ کے ہے بحکم اوسکے کہ رزین نے ابن مسعود سے
روایت کی ہے کہ حدیث تحقیق اوسنے کہا ہے کہ جو
کوئی ہو طریقہ پکڑنے والا پس چاہیے کہ طریقہ پکڑے
اوسکا جو مرچکا ہو پس تحقیق زندہ نہیں ہے بیخوف
فتنہ سے اور و ... ہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
ہیں کہتے بہتر ... ت کے اور نیک زیادہ
دلوں کے او ... سلم میں ۔ ÷ ÷

علما واقلها تکلفا اختارهم الله تعالے
لصحبة نبیه ولاقامة دینه فاعرفوا
لهم فضلهم واتبعوهم علی اثرهم و
تمسکوا بها ما استطعتم من اخلاقهم
وسیرهم فانهم کانوا علے الهدی المستقیم
ومتبادر از لفظ سیرت که مضاف بقومی باشد
همین ست که آن سیرت در ایشان مروج باشد
نه آنکه کسی از ایشان بطریق ندرت بر آن
سیرت باشد یا آنکه طعن و ملامت ایشان
بر صاحب آن سیرت متوجه شده باشد مثلا خوردن
گوشت خام اهل عرف سیرت اهل هند نمیگویند
هر چند بعضے از ایشان بطریق ندرت خورده
باشند بخلاف اهل حبش که خوردن گوشت
مذکور در ایشان مروج ست لهذا ست
در عرف از سیرت ایشان شمرده
بحکم آنکه لفظ اصحابی جمع مکسر
بیای متکلم که آن معرفه ست
بسوی معرفه مفید استغراق
بخاری و مسلم از ابن مسعود
تعلیم تشهد نقل کرده اند که
وسلم فرموده فانه ا
الله الصالحین
فی السماء والارض

علم مین اور کمتر بناوٹ مین پسند کیا تھا اونکو الله تعالیٰ نے
واسطے صحبت نبی اپنی کے اور واسطے قایم کرنے دین اپنے
کے پس جانو بزرگی اونکی اور چلو اونکے قدمون پر
اور تمسک پکڑو جہانتک ہو سکے اونکی نیک خو اور نیک
خصلتون سی پس تحقیق تہی وہ اوپر راہ سیدہی کے
اور سمجہا جاتا ہے لفظ سیرت سی کہ مضاف ساتہہ کسو
کے ہو یہہ ہے کہ وہ خصلت اونہین مروج *
کوئی اونمین بطریق نادر اوس خصلت
کہ طعن اور ملامتین اونکی اوس خص
ہوتی ہون مثلا کہا . ا گر ش
مین خصا
و

مستفاد گردیده که کلمه عباد الله مفید استغراق
است پس کلمه صحابی هم مفید استغراق باشد
واستغراق حقیقی درما نحن فیه باینصورت
متحقق خواهد شد که جمیع صحابه بران سیرت
باشند واستغراق عرفی باین وجه خواهد شد
که اکثر از ایشان بران باشند وباقی ساکت
از انکار ورد وهمین معنی را رواج میگویند
ونیز از کلمه خیر امتی قرنی که در حدیث سابق
.. همین معنی مستفاد میگردد چه از
... قرنی از قرون عرف
مروجه آن
...از

یہہ فائدہ نکلا کہ کلمہ عباد اللہ استغراق کا فائدہ دیتا ہے
پس کلمہ صحابی بہی مفید استغراق کو ہوگا اور استغراق
حقیقی جسمین ہم ہین اسطرح ثابت ہوگا کہ سب صحابہ اوس
خصلت پر ہون اور استغراق عرفی اسطرح ہوگا کہ
اکثر اونمین سی اوسپر ہون اور باقی خموش ہون انکار
اور اعتراض سی اور اسی مضمون کو رواج کہتے ہین
اور کلمہ خیر امتی قرنی سی بہی کہ پہلے حدیث مین واقع
ہے یہی معنے معلوم ہوتے ہین اسلئے کہ بہلائی کے
نسبت کرنے سے طرف کسی زمانہ کے زمانون سے
محاورہ مشہور مین یہی سمجھا جاتا ہے کہ رسمین مروج
اوس زمانہ کی اچہی ہون نہ یہہ کہ ہر کام ہر شخص کا
اشخاص اوس زمانہ سے اچھا ہو مثلاً اگر کوئی کہی کہ
رہنی والی شاہجہان آباد کے زمانہ محمد شاہ بادشاہ مین
فضول خرچ تہے تو اہل محاورہ اوس سی یہی معنے
مین گے کہ رسمین مروج اونکی شادی اور غمی
نے اور پہننے اور آراستگی مکان مین متضمن
کے تہین گو کہ بعض اونمین سے بہت کم
مذکورہ سے بہی پرہیز کرتے ہون
زمینداروں سے کہ رہنا شہر کا
رسمون سے بچتے ہون اگر
نے کے طعنے اور ملامتین
دن پر عاید ہوتی ہون چنانچہ

نظهر الكذب که در روایت نسائی در حدیث مذکور واقع گردیده بران معنی دلالت صریحه میدارد چه ثم یوجد الکذب در مقام ثم یظهر الکذب فرموده اند پس ازین کلمه صریح مستفاد می شود که امتیاز قرون ثلثه از سایر قرون بعدم ظهور کذب ست دران نه بعدم تحقق آن و نیز بحکم فتوی رئیس العلما حضرت شاه عبد العزیز صاحب قدس سره که استمداد را بمعنی طلب دعا از اموات از جنس بدعات شمرده اند باوجود انچه صاحب استیعاب روایت کرده که در زمان حضرت عمر رض اعرابی طلب دعاء استسقاء از مزار مبارک جناب رسالت مآب علیه الصلوة والسلام نموده پس باوجود تحقق این امر مذکور دران قرن بنا بر آنکه مروج دران قرن نگردیده از بدعات شمرده اند. بالجمله خلاصه مفهوم محدث این ست که هر چیز یکه در زمان برکت نشان جناب رسالت مآب علیه الصلوة والسلام نه خود آن چیز بوجود آمده باشد و نه نظیر آن و در قرون ثلثه نه خود آن چیز بلا نکیر مروج گشته و نه نظیر آن پس همان چیز محدث ست و همینے در ذهن محفوظ باید داشت هر جا که درین اوراق لفظ محدث مستعمل خواهد گردید همین معنی مراد خواهد بود اما تحقیق مفهوم

نظهر فیهم الکذب که روایت نسائی مین بیچ حدیث مذکور کے واقع ہے اس مضمون پر صریح دلالت کرتا ہی اسلیئے کہ ثم یوجد الکذب اسجگہہ بجای ثم یظہر الکذب نہین فرمایا پس اس کلمہ سی صریح معلوم ہوا کہ مختار ہونا قرون ثلثہ کا تمام زمانون سے بسبب ظاہر نہونے جہوٹ کے ہے اونمین نہ اس سبب سے کہ جہوٹ اونمین پایا ہی نہین گیا اور بحکم فتوے سردار علماؤن کے حضرت شاہ عبد العزیز صاحب کے کہ مدد چاہنے یعنے دعا طلب کرنے مردون سے قسم بدعت سے گنا ہے باوجود اسکے کہ صاحب کتاب استیعاب نی روایت کیا ہے کہ بیچ زمانہ حضرت عمر رض کے ایک اعرابی نی دعاے استسقا مزار مبارک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم طلب کی ہی پس باوجود پائے جانے اس کام کے اوس زمانہ مین اسبب سے کہ مروج اس زمانہ مین نہ تہا بدعتون سے گنا ہے حاصل کلام خلاصہ مضمون محدث کا یہہ ہے کہ جو چیز زمانہ برکت نشان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین نہ آپ وہ چیز موجود ہوی ہو نہ مثل اوسکی اور قرون ثلثہ مین نہ آپ وہ چیز بلا انکار مروج ہوئی ہو نہ مثل اوسکی پس وہ چیز محدث ہے اور یہہ مضمون ذہن مین نگاہ رکہنا چاہیئے جسجگہہ اس کتاب مین لفظ محدث بولا جاوے گا یہی مراد ہوں گے لیکن تحقیق سمجہا جانا —

کلمهٔ ثانیه یعنی لفظ امور پس باید دانست که مراد از امور
درین مقام امر دین ست چنانچه کلمهٔ امرنا در حدیث
مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ بران دلالت
میدارد و نیز اگر امریکه مزید اختصاص بانبیا
علیهم السلام میدارد امر دین ست و نیز آنچه
مسلم از رافع بن خدیج نقل کرده که پیغمبر خدا
صلے الله علیه وسلم فرموده اند انما انا بشر اذا
اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِنْ اَمْرِ دِیْنِکُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا
اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِنْ رَأْیِیْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ دلالت
میدارد برانکه اتباع سیرت سلف در غیر امر
دین واجب نیست پس احداث دران ممنوع
نباشد و حال آنکه مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ را
شر فرموده اند پس لابد مراد از لفظ امور
درین مقام امر دین باشد و مراد از امر دین
چیزیست که احکام شارع بدان متعلق
میتواند شد بحکم اِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِنْ اَمْرِ
دِیْنِکُمْ فَخُذُوْا بِهٖ و امر دین بمعنی مذکور
باستقرا منحصر ست در عقاید حقه و اخلاق
حمیده و مقامات و حالات و واردات
قلبیه و اقوال لسانیه و افعال جسمانیه خواه
از جنس عبادات باشد خواه از جنس عادات
خواه از جنس معاملات چه امر شارع متوجه
[illegible] ظاهراً و باطناً

کلمہ دوسرے یعنے لفظ امور کا پس جاننا چاہیئے کہ
مراد امور یعنے کاموں سے اسجگہہ کام دین کے مراد
ہین جیسا کہ کلمہ امرنا اس حدیث مین کہ جسنے نئی
بات نکالی بیچ اس کام ہمارے کے کہ نہین ہے
اوسمین سے پس وہ مردود ہے اسپر دلالت کرتا ہے
اسلیئے کہ جو کام بہت خصوصیت نبیون سے
رکھتا ہے وہ کام دین ہے اور بہی جو کچھہ مسلم نے
رافع بن خدیج سی نقل کیا ہے کہ فرمایا....
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے اسکے نہین کہ
مین آدمی ہون جب حکم کرون تمکو کسے چیز کا کام دین
تمہارے سے پس لو اوسکو اور جب حکم کرون تمکو کچھہ اپنی راے
سے پس سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون دلالت کرتا ہے
اسپر کہ پیروی سیرت پہلون کی سوائے کام دین کے
واجب نہین ہے پس احداث اوسمین منع ہوگا اور حال یہ ہے
کہ محدثات امور کو شر فرمایا ہے پس بالضرور مراد
لفظ امور سے اسجگہہ امر دین ہوگا اور مراد امر دین کر
وہ چیز ہے کہ احکام خدا و رسول اوس سے متعلق ہو سکتے
ہون بحکم اس حدیث کی کہ جب حکم کرون تمکو کچھہ امر دین
تمہارے سے پس لو اوسکو اور امر دین ان معنون مذکور مین تلاش
کہیر گیا ہے عقیدے سچ اور اخلاق نیک اور مقامون اور
احوال اور واردات دلی اور باتون زبانی اور کامون جسمانی
مین خواہ قسم عبادت سی ہون خواہ قسم عادت سے خواہ قسم
معاملات سے ایسی کہ حکم شارع متوجہ ہوتا ہے ساتھہ انکے آدمی کے

پس اصلاح ظاہر حاصل میشود باصلاح عبادات
وعادات ومعاملات کہ مرجع آن ہمہ افعال و
اقوال اختیاریہ ست وصلاح باطن او حاصل
میگردد بتکمیل عقل وتحصیل عقاید حقہ وتخلیہ قلب
از اخلاق رذیلہ وتحلیہ آن باخلاق حمیدہ وتنویر
آن بانوار مقامات عالیہ واردات غیبیہ حالات
قدسیہ ومراد از احکام شارع دریمقام احکام
سمعیہ ست یعنی احکامیکہ بدون اعلام شارع
اطلاع برآن متصور نیست وعقل محض را در ان
مدخل نہ ودلیل برین نست کہ در شق ثانی حدیث
مسطور فرمودند واذا امرتکم بشیء من رأیی
پس معلوم شد کہ مراد در شق اول کہ مقابل او ست
ہمین ست کہ رای را دران دخل نباشد واحکام
سمعیہ بمعنی مسطور دو قسم ست اول آنکہ
چیزے را از امور مذکورہ طلب نمایند وبتحصیل
آن ترغیب کنند ویا باجتناب ازان امر
فرمایند وتنفیر از آن بعمل آرند باینوجہ کہ فلان
عقیدہ از ضروریات اصل دین ست یا از مکملات
آن یا از مضرات اصل دین ست یا منقصات
آن مثلا عقیدہ توحید از ضروریات اصل
دین ست بحکم آیات متواترہ وعقیدہ اثبات
قدر از مکملات دین ست بحکم احادیث متواترہ

پس اراستگی ظاہر اوسکی حاصل ہوتی ہی ساتھہ اراستہ
کرنے عبادتون اور عادتون اور معاملون کی کہ انجام
ان سبکا کام اور باتین اختیاری ہین اور آراستگی
باطن اوسکی حاصل ہوتی ہی ساتھہ پورا کرنے عقل اور
حاصل کرنے عقیدون برحق اور خالی کرنے دل کے
اخلاق بُرون سی اور آراستہ کرنے اوسکی اخلاق نیک سی
اور منور کرنے اوسکے ساتہ نورون مقامات بلند اور
واردات غیبی اور حالات قدسیہ کے اور مراد احکام
شارع سی اسجگہہ احکام سمعی ہین یعنے وہ حکم کہ بدون معلوم
کرانی شارع کے اطلاع اونپر نہین ہوسکتے اور نری عقل کو
اوسمین دخل نہین ہی اور دلیل اسپر یہہ ہے کہ بیچ شق
دوسری حدیث مذکور کے فرمایا ہے کہ جب حکم کرون تمکو
کچھہ اپنی رای سی پس معلوم ہوا کہ مراد پہلے شق مین کہ
مقابل اوسکی ہے یہہ ہے کہ رای کو اوسمین دخل نہو اور
احکام سمعی ان معنون مین دو قسم پر ہین اول یہہ کہ
کسی چیز کو کامون ذکر کی گئی سی طلب کرین اور اوسکی
حاصل کرنیمین رغبت دلاوین یا پرہیز کرنیکا اوس کام سی حکم
کرین اور اوس سی نفرت دلاوین اسطرح پر کہ فلانا عقیدہ
ضروریات اصل دین سی ہی کامل کرنیوالا دین کا یا ضرر
پہونچانیوالا اصل دین مین ہے یا ناقص کرنیوالا ہے دین کا مثلاً
عقیدہ واحد جاننے خدا کا ضروریات اصل دین سے
ہے بحکم آیتون متواتر کے اور عقیدہ اثبات تقدیر کا
کامل کرنیوالا دین کا ہے بحکم حدیثون متواتر کے

وعقیدہ شرک و انکار قدر از مضرات اصل
دین ست و منقصات آن بحکم آیات و
احادیث مذکورہ یا باینوجہ کہ فلان خلق
محمود ست شرعاً یا مذموم یعنی صاحب آن
خلق محل نزول رحمت حق ست یا مورد
لعن او تعالی مثلا رحیم القلب محل نزول
رحمت الٰہیہ ست بحکم حدیث الراحمون
یرحمہم الرحمن الخ کہ در مشکوٰۃ ست و قاسی
القلب مورد لعن بحکم حدیث ان ابعد
الناس من اللہ القلب القاسی کہ در مشکوٰۃ
واقع ست یا باین وجہ کہ فلان مقام
موجب حصول قرب حضرت حق ست
یا مورث بعد از آنحضرت یعنی موجب ازدیاد
وجاہت عند اللہ ست یا مورث عدم
مبالات آنجناب بہ نسبت صاحب المقام
مثلا متوکل صاحب وجاہت ست عند اللہ
بحکم کریمہ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ
و بحکم حدیث یدخل الجنۃ من امتی سبعون
الفا بغیر حساب ہم الذین لا یسترقون
ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون
کہ در مشکوٰۃ واقع ست و حریص بہ تتبع اسباب
[illegible] محقر وہمان بحکم حدیث من اتبع
انتبہ الشعب کلہا لم یبال اللہ بای وادٍ

اور عقیدہ شرک اور انکار تقدیر کا ضرر پہونچانیوالا اصل
دین میں ہی اور ناقص کرنیوالا اوسکا بحکم آیتوں اور حدیثوں
مذکور کے یا اسطرح پر کہ فلانا خلق اچھا ہے از روی شرع کے
یا برا ہے یعنے اس خلق والا جگہہ نزول رحمت الٰہی کا ہے
یا جگہہ اوترنے لعنت خدا کا مثلا رحیم دل جگہہ نزول رحمت
الٰہی ہے بحکم حدیث کے کہ رحم کرنیوالے آدمی پر حقتعالے
رحم کرتا ہے یہہ پوری حدیث مشکوٰۃ مین ہے اور
سخت دل جگہہ اوترنے لعنت کا ہی بحکم حدیث کے کہ
تحقیق دور زیادہ آدمیوں کا اللہ سے سخت دل ہی مشکوٰۃ
مین واقع ہے یا اسطرح پر کہ فلانا مقام سبب حاصل ہونے
نزدیکی حقتعالے کا ہے یا باعث دوری کا اوس جناب
سے یعنی سبب زیادتی وجاہت کا ہی نزدیک اللہ کے
یا باعث بی پروائی کا حق تعالے کے ہے بہ نسبت
اوس مقام والے کے مثلا متوکل صاحب وجاہت ہے
نزدیک اللہ کے بحکم آیہ کریمہ کے کہ جو توکل کرے اللہ
پس وہ کافی ہے اوسکو۔ اور بحکم حدیث کے
داخل ہونگے جنت مین امت میرے سے ستر ہزار
بیحساب وہ ایسے لوگ ہین کہ نہ منتر پڑھواتے ہین
اور نہ شگون لیتے ہین اور اپنے خدا پر بہروسا کرتے
ہین۔ کہ مشکوٰۃ مین واقع ہے اور حرص کرنیوالا
بسبب تلاش کرنے اسباب خیال کیئے گئے کے ذلیل
اور خوار ہے بحکم حدیث کے کہ جو کوئی پیچھے پڑے
دل اوسکا ہر ہر شاخ کی نہین پرواہ رکھتا خدا اسکے کہ کس

۱ که در مشکوة واقع ست یا باین وجه

فلان امر جالب رضاے حضرت حق ست

یا باعث سخط اوتعالے مثلاً تفرد یکه عبارت

از انقطاع علایق ماسوی الله ست در باب

مودت و محبت جالب رضاے حق ست بحکم کریمه

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ

كَانُوْا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ

اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ

الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

وموالات اعداے حضرت حق باعث سخط اوتعالے

بحکم کریمه تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ

كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ

سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ یا باین وجه که فلان حال

مستتبع حصول توجه خاص است از جناب اوتعالے

یا مستلزم انقطاع آن مثلاً حال توبه مستتبع حصول توجه

خاص ست از جناب اوتعالے بحکم حدیث الله اشد

فرحا بتوبة عبده حين يتوب اليه من احدكم كان

راحلته بارض فلاة فانفلتت منه وعليها طعامه

وشرابه فايس منها فاتى شجرة فاضطجع فى ظلها

قد ايس من راحلته فبينا هو كذلك اذ هو

[illegible] که مشکوة مین واقع ہے یا اسطرح پر

کہ فلانی بات جو دلمین پیدا ہو سبب رضامندی حضرت

حق ہے یا باعث غضب حقتعالے مثلاً جو تنہائی کہ معنی اوسکے

قطع کرنا تعلقات کا ماسوائے خدا سے باب دوستی اور محبت

مین باعث رضاے حق تعالی ہی بحکم آیۃ کریمہ کے ـــ

نہ پاویگا تو اوس قوم کو کہ ایمان لاتی ہین ساتھ الله کے

اور دن آخرت کے کہ دوست رکھتی ہون دشمنون

خدا اور رسول کو اگرچہ ہون باپ اونکے یا بیٹے اونکے

یا بہائی اونکی یا کنبے والے اونکی یہہ لوگ ہین کہ لکھدیا

الله نے انکے دلونمین ایمان اور مدد کے اونکے روح اپنے

سے اور داخل کریگا اونکو باغون مین کہ بہتے ہین نیچے

اوسکے نہرین ہمیشہ رہین گے اوسمین راضی ہوا الله اونسے

اور راضی ہوی وہ الله سے اور دوستی مخالفون حقتعالے

کے باعث غضب الٰہی ہے بحکم آیۃ کریمہ کے ـ اور دیکہیگا

تو بہتون کو اونمین سی کہ دوستی رکھتی ہین کافرون سے

البتہ برا ہے جو کچھ آگے بہیجا اپنے لئے اونہون نی یہہ کہ

غضب ہوا الله اونپر ـ یا اسطرح پر کہ فلانا حال باعث حاصل

ہونے توجہ خاص حضرت حق کا ہے یا لازم کرنیوالا ہی

اوسکے انقطاع کا مثلاً حال توبہ کا کہ سبب حاصل کرنی

توجہ خاص جناب باری کا ہے بحکم حدیث کے کہ الله

بہت زیادہ خوش ہوتا ہے توبہ کرنے بندے اپنے سے جب

رجوع کرتا ہے طرف اوسکی بہ نسبت ایک تمہارے کے کہ ہو سوار

اوسکی زمین سنگستان مین پس گم ہو گئی ہو اوس سے اور ہو اوپر

بها قائمة عنده فاخذ بخطامها ثم قال
من شدة الفرح اللهم انت عبدي وانا ربك
اخطاء من شدة الفرح که در مشکوة واقع
شده است ومداهنت فی الدین که ملقب
بصلح کل است مستلزم انقطاع توجه حضرت
حق بحکم حدیث قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم اوحی الله الی جبرئیل ان اقلب مدینة
کذا وکذا باهلها فقال یارب ان فیهم عبدك
فلانا لم یعصك طرفة عین قال فقال
اقلب علیه وعلیهم فان وجهه لم یتغیر
فی ساعة که در مشکوة واقع است یا باین وجه
که فلان عبادت سبب علو درجات جنت است
یا فلان معصیت علت سقوط در درکات
نار مثلا جهاد سبب علو درجات جنت است بحکم کریمه
وفضل الله المجاهدین علی القاعدین
اجرا عظیما درجات منه وقتل مومن علت
سقوط در درکات نار بحکم کریمه ومن یقتل
مومنا متعمدا فجزاءه جهنم خلدا فیها
یا باین وجه که فلان عادت عند الله مستحسن است
وفلان مستهجن مثلا مراعات عدد وتر در استعمال
خوشبو وامثال آن مستحسن است بحکم حدیث
ومن استجمر فلیوتر من فعل فقد احسن
ومن لا فلا حرج که در مشکوة واقع است

آگئی بیٹھی اوسکی پاس پس پکڑے مہار اوسکی پھر کہا
ماری خوشی کی یا الله تو بندہ ہی میرا اور مین ہون رب
تیرا چوک گیا ماری خوشی کی۔ مشکوة مین واقع ہے
اور سستی دین مین کہ لقب کی گئی ساتہ صلح کل کے ہے
سبب منقطع ہونے توجہ پروردگار کا ہے بحکم حدیث کے
حدیث فرمایا پیغمبر صلے الله علیه وسلم نے کہ وحی کی
الله نے طرف جبرئیل کے کہ اولٹ دے شہر ایسے اور ایسے کو
معہ رہنے والون اوسکے کے پس کہا ای پروردگار تحقیق
اوسمین بندہ تیرا فلانا ہے کہ نہین گناہ کیا تیرا کسی دم
کہا کہ پس فرمایا کہ اولٹ دے اوپر اوسکے اور اوپر اونکی
پس بتحقیق موہنہ اوسکا نہین متغیر ہوا میری واسطے کسی وقت
مشکوة مین ہی یا اسطرح پر کہ فلانی عبادت سبب بلندی
درجات جنت ہے یا فلانا گناہ سبب گرنی کا درکات
دوزخ مین ہے مثلا جہاد سبب بلندی درجات جنت کا ہے
بحکم آیة کریمه۔ اور بزرگی دی ہی الله نی جہاد کرنیوالون کو
اوپر بیٹھنے والون کے نیک بڑا درجی اوس سے۔ اور مار ڈالنا
مسلمان کا باعث گرنی درکات دوزخ کا ہے بحکم آیة کے
اور جو کوئی قتل کری مسلمان کو جانکر پس بدلا اوسکا دوزخ
ہے ہمیشہ رہیگا اوسمین یا اسطرح پر کہ فلانی عادت نزدیک الله
کے نیک ہے اور فلانی عادت بد ہے مثلا رعایت طاق گننے
وتر کے استعمال خوشبو وغیرہ مین اور مانند اوسکی نیک ہے
بحکم حدیث کے حدیث اور جو کوئی خوشبو لگاوی چاہیے
بعدد وتر لگاوی جسنی کیا ایسا البتہ بہتر کیا اور جسنی نکیا

وخوردن بدست چپ مستہجن بحکم حدیث لَا
یَأْکُلْ اَحَدُکُمْ بِشِمَالِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَأْکُلُ بِشِمَالِہٖ
یا باینوجہ کہ فلان معاملہ نافع ست در معاد
یا مضر مثلا معاملہ تجارت بصدق و امانت
نافع ست در معاد بحکم حدیث اَلتَّاجِرُ الصَّادِقُ
الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَ
الشُّہَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ و معاملہ ربوا مضر
در معاد بحکم کریمہ اَلَّذِیْنَ یَأْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا
یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ
مِنَ الْمَسِّ و دیگر عبارات شارع را کہ درباب ترغیبات
و ترہیبات اخرویہ مستعمل میگردد بر عبارات مسطورہ قیاس
باید کرد و مستفاد ہمہ عبارات مستعملہ درینباب ہمین
مضمون راجع میگردد کہ فلان امر از امور مذکورہ
در معاد نافع ست یا ضار پس مجرد تحقیق اینکہ فلان
مسئلہ در نفس الامر حق ست یا باطل یا اینکہ فلان
خلق عرفا محمود ست یا مذموم یا اینکہ فلان مقام
یا وارد یا حال مورث کمال نفسانی ست یا نقصان
آن یا اینکہ فلان عبادت یا عادت یا معاملہ
مشتمل بر مصالح دنیویہ ست یا بر مضار آن و امثال
آن از تحقیقات و تدقیقات کہ بغرضی از اغراض
اخرویہ تعلق نمیدارد و از مانحن فیہ یعنی مباحث
احکام مذکورہ خارج ست و احکام مذکورہ را
احکام تکلیفی می نامند قسم ثانی آنکہ چیزی را

اور کہانا بائین ہاتھ سی بُرا ہے بحکم حدیث کے کہ
حدیث نہ کہاوی کوئی تمہارا بائین ہاتہ اپنی سے
پس بتحقیق شیطان کہاتا ہے ساتہ بائین ہاتہ اپنی کے
یا اسطرح پر کہ فلانا معاملہ نفع دیتا ہے آخرت مین یا
مضرت مثلا معاملہ سوداگری ساتہ سچ اور امانتداری کے
کے نفع دیتا ہے آخرت مین بحکم حدیث کے کہ۔
حدیث سوداگر سچ بولنے والا امانتدار ساتہ نبیوں
اور صدیقوں اور شہیدون اور نیکبختون کی ہی اور
معاملہ سود کا مضرت دیتا ہی آخرت مین بحکم آیۃ کے
کہ جو لوگ کہاتی ہین سود نہین اوٹہین گے قیامت کو مگر
جیسے کہ کہڑا ہوتا ہے وہ شخص کہ جسکے عقل کہو دیتا ہے
شیطان چہوکر اور عبارتون خدا اور رسول کو
کہ بیچ مقدمے رغبت دلانی اور ڈرانی آخرت کی مستعمل
ہوئی ہین اوپر عبارتون مذکور کے قیاس کرنا چاہیئے اور
حاصل سب عبارتوں کا کہ استعمال کیے گئے ہین بابین ہی ایسی مضمون
کے رجوع کرتا ہے کہ فلانا کام امور ذکر کیئے گئے سے قیامت
مین نافع ہی یا مضر پس نری تحقیق اس بات کی کہ فلانا مسئلہ
درحقیقت سچ ہی یا جہوٹ یا یہ بات کہ فلانی نیک خصلت
اچہی مشہور ہی یا بری یا یہ کہ فلانا مقام اور حال یا فلانا
الہام باعث کمال نفسانی ہی یا نقصان اوسکا یا یہ کہ
فلانی عبادت یا عادت یا معاملہ ملا ہوا مصلحت دنیا پر ہی یا مضرت
دنیا پر اور مانند اسکی وہ تحقیقات اور باریکیان کہ ساتہ کسی
مطلب کے سب آخرت سی علاقہ نہین رکھتے ہین اس گفتگو میں

رکن عبادتی از عبادات یا معامله از معاملات قرار دہند یا از شروط و لوازم او شمارند یا از ہیئت مکمله او تعین فرمایند و این قسم را احکام وصفیہ مے نامند کہ تفصیل آن ان شاء اللہ تعالی عنقریب در بحث ثانی مذکور خواہد شد پس مراد از امر دین درینمقام ہمین حکم شرعی است اعم ازانیکہ حکم تکلیفی باشد یا حکم وصفی پس خلاصہ مفہوم بدعت اصلیہ چنین باشد کہ ہر عقیدہ و مقامے و حالے و واردے و عبادتے و عادتے و معاملہ کہ محدث باشد بمعنے مذکور و صاحبش آن را نافع در معاد فہمیدہ در تحصیل آن سعی نماید یا مضر در آن دانستہ ازان اجتناب ورزد یا از ارکان و شروط و لوازم عبادتی یا معاملہ قرار دادہ بعمل آرد یا از منافیات آن شمردہ ازان اجتناب ورزد پس آنرا بدعت اصلیہ میگوئیم پس از کلمہ محدثات الامور کہ در حدیث اول از احادیث ثلثہ مرقومۃ الصدر واقع گردیدہ مراد ہمین معنی است

بحث دوم در تحقیق مفہوم بدعت وصفیہ

مخفی نماند کہ مدار این بحث بر حدیث ثانی است از احادیث ثلثہ مرقومہ یعنی حدیث من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ

رکن کسی عبادت کا عبادتون سے یا کسی معاملہ کا معاملون سے مقرر کرین یا شرط اور لوازم اوسکی سے گنین یا کہ صورت کامل کرنیوالے اوسکی معین فرماوین اور اس قسم کے احکام کو وصف کہتے ہین تفصیل انکی انشاء اللہ تعالی عنقریب بحث دوسری مین ذکر کیجائیگی پس مراد امر دین سے اسجگہہ یہی حکم شرعی ہے عام اس سے کہ حکم تکلیفی ہو یا حکم وصفی پس خلاصہ معنے بدعت اصلیہ کے ایسے ہونگے کہ جو عقیدہ اور مقام اور حال اور وارد اور عبادت اور عادت اور معاملہ کہ محدث ہو یعنے نیا نکالا ہوا بمعنے ذکر کئے گئے کے ہو اور صاحب اوسکا اوسکے تئین نافع قیامت مین جانکر حاصل کرنے مین اوسکے کوشش کرے یا مضر آخرت مین سمجھکر اوس سے پرہیز کرے یا کہ رکن اور شرط اور لازم کسے عبادت یا معاملہ کا قرار دیکر عمل مین لاوے یا کہ خلاف اوسکی سمجھکر پرہیز کرے پس اسکو بدعت اصلیہ کہتے ہین اور کلمہ محدثات الامور سے کہ پہلے حدیث مین تینون حدیثون مرقومہ بالا سے واقع ہے مراد یہہ معنے ہین

بحث دوسرے بیان تحقیق کرنے اور جاننے یعنے بدعت وصفیہ مین

پوشیدہ نرہے کہ مدار اس بحث کا اوپر حدیث دوسرے کے ہے تینون حدیثون لکھے گئے مین یعنے یہہ حدیث کہ حدیث جو کوئی نئی بات نکالے اس کام ہمارے مین ایسی کہ نہین ہے اوسمین سے

فهو رد باید دانست که تحقیق مفهوم بدعت
وصفیه موقوف ست بر تحقیق مفهوم سه کلمه
حدیث مسطوره اول مفهوم کلمه احداث و ثانی
مفهوم کلمه امرنا و ثالث مفهوم کلمه ما موصوله
اما تحقیق مفهوم کلمتین اولین پس در بحث
اول مذکور کرده شد و اما تحقیق مفهوم کلمه
ثالثه پس باید دانست که مدلول ما موصوله
چیزیست و آن بر هر مفهوم صادق می آید
اما در موارد استعمال اکثر مخصص میباشد
بدو وجه اول از جهة صله خود و ثانی از جهة
نظر سیاق و سباق آن و از جهة تامل در
حال متکلم و سامع و از جهة رعایت مواقع
موارد کلام مثلا اگر کسی بگوید که جاهل را
نمی باید که در کاروبار علما چیزیرا که متداول
در ایشان نباشد احداث نماید پس چنانکه
تخصیص چیز محدث مذکور بعدم تداول
درمیان علما منطوق کلام مذکورست
همچنین متبادر در عرف از کلام مذکور همین ست
که جاهل را از احداث همان چیز منع کرده اند
که از جنس مقدمات علمیه باشد که علما بجهت علم
خود بآن اهتمام میکنند و ارباب دانش
از جهت دانش خود بآن اشتغال مینمایند
مثل تصنیف کتاب جدید یا اختراع طرز

پس وہ مردود ہے جاننا چاہیئے کہ تحقیق مضمون
بدعت وصفیہ کے موقوف ہے اوپر تحقیق مضمون
تین کلمون کی حدیث لکھی گئی ہی اول مضمون سمجھنا
کلمہ احداث اور دوسرے مضمون کلمہ امرنا اور تیسرے
مضمون کلمہ ما موصولہ پس تحقیق مضمون دو کلمون پہلے
کے بیچ بحث اول کی ذکر کیئے گئے اور تحقیق مضمون کلمہ
تیسرے کے پس چاہیئے جاننا کہ مدلول ما موصولہ کا
جسپر دلالت کرتا ہے وہ چیز ہے جو اوپر ہر مضمون
اور ہر معنے کے صادق آتے ہے مگر جگہون استعمال میں
اکثر خاص کے جاتے ہے دو طرح سے اول بسبب صلہ
اپنے کے اور دوسرے بسبب نظر کرنیکے آگے اور پیچھے
اوسکے اور بسبب غور کے بیچ حال کہنے والے اور سننے
والے کے اور بسبب رعایت موقع اور محل گفتگو کے
مثلا اگر کوئی کہی کہ جاہل کو لائق نہین کہ بیچ کاروبار
علما کے اوس چیز کو کہ جاری اونمین نہین ہی پیدا کرے پس
جیسے کہ خاص ہو جانا کسی چیز محدث مذکور کے ساتھ
واسطے نہ بیان کرنے درمیان علما کے ظاہر اس کلام سے
مذکور ہے اسطرح سمجہا جاتا تھا اور مشہور میں اس
کلام سے مذکور جیسے ہے کہ جاہل کو نکالنے ایسے چیز کے
منع کیا ہے کہ قسم مقدمات علمی سے ہو کہ علما بسبب علم
اپنے کے اہتمام اوسکا کرتے ہیں گے اور اہل عقل بسبب
دانشمندی اپنی کے مشغول اوسمین رہتے ہیں جیسے
تصنیف کرنے کتاب کا یا نکالنا نئے طرز کا ہے

جدید از انواع تقریر و تحریر و مطالعه و مناظره
یا تخریج مسائل جدیده از اختراع لباس جدید و طعام جدید
و مسکن جدید و امثال آن از امور یکه تعلق بمقدمات علمیه
نمیدارد گو که علما هم بنابر قضاء حوایج بشریت بآن
اشتغال داشته باشند همچنین از حدیث مسطور هم در مقام
عرف همین معنی متبادر میگردد که هر که احداث
کند در امر اینها چیزیرا که انبیاء علیهم السلام بنا بر
منصب نبوت بتعلیم آنچیز اهتمام نمایند پس
آنچیز رواست پس درین مقام تفحص باید کرد
که انبیاء علیهم السلام به بیان کدام چیز در باب
امور دین اهتمام میفرمایند پس میگویم چنانچه
ترغیب نفس بامور نافعه در معاد و تنفیر از نفس
امور ضاره دران از خواص منصب نبوت است
چنانکه در بحث اول مذکور گردید و آنرا دین
میگویند و آن مشترک است در جمیع ادیان
سماویه بحکم کریمه شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا
وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا
وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ همچنین
تحدید حدود امور مذکوره و تشخیص صور خاصه آنکه
در منفعت و مضرت اخرویه دخل داشته باشند نیز
از [illegible] منصب رسالت است و آنرا شریعت
و منهاج می نامند و آن مختلف میباشد باختلاف
[illegible] لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا

سے اہتمام تحریر اور تقریر اور مطالعہ اور مناظرہ سے
یا نکالنا مسئلون نئے کا نہ کہ نکالنے لباس نئی اور کھانا
نئے اور مکان نئے سے اور مانند اسکے ایسے کامون سے
کہ علاقہ مقدمات علمی سی نہین رکھتے اگرچہ علما بھی بسبب
روا کرنے حاجتون بشری کے ساتھ اوسکے شغل رکھتے
ہون اسیطرح حدیث مرقوم سے بیچ فہم اہل عرف کے
یہی معنے متبادر ہوتے ہین کہ جو کوئی نکالے بیچ کام
انکے کے ایسی چیز کہ انبیاء علیہم السلام بسبب عہدہ نبوت کے
تعلیم اوس چیز کا اہتمام کرتے ہین پس وہ چیز مردود یعنے
ناجائز ہے اب اسجگہہ تلاش کرنا چاہیئے کہ نبی علیہ السلام
ساتھ بیان کس چیز کے متعلق امور دین مین اہتمام
کرتے ہین پس کہتا ہون مین کہ جیسے رغبت دلانی
خاص کامون فائدہ مند کے آخرت مین اور نفرت
والے نفس کامون مضر سے اوسمین خاصہ منصب نبوت کا
ہے جیسا کہ پہلے بحث مین ذکر ہوا اور اسکو دین کہتے ہین
اور یہہ مشترک ہی سب دینون آسمانی مین بحکم آیہ شریف
کے کہ (مقرر کیا واسطے تمہارے دین سی کہ وہ وصیت کی تھی
ساتھ اوسکے نوح کو اور وہ کہ وحی کی ہمنے طرف تیری اور وہ
کہ وصیت کی تھی ہمنے ساتھ اوسکے ابراہیم اور موسیٰ اور
عیسیٰ کو) اسیطرح معین کرنا حدون کام ذکر کیئے گئے کا اور
خاص کرنا صورتون خاص اونکی کا کہ منفعت اور مضرت
آخرت مین دخل رکھتا ہو خاصہ یہ مرتبہ رسالت کا ہی اور
اسکا شریعت اور منہاج نام رکھتی ہین اور یہہ مختلف ہوتا ہے

مثلا ترغیب مقتضی نماز و نکاح و تنفیر از شرک و زنا لہذا
باب تعلیم اصول دین است و تحدید نماز بتعیین
اوقات و اعداد رکعات و شروط و امثال آن
و تحدید نکاح بتعیین ایجاب و قبول و حضور شهود
و لزوم مهر و امثال آن و تحدید شرک بطیره
و حلف باسم غیر الله و تحدید زنا بتعیین محلی که
از ملک و شبهه آن خالی باشد و تعیین حد آن
از جلد و رجم و امثال ذلک اینهمه از باب تشریع
است پس چنانکه تحقیق بحث اول موقوف
بر تفصیل امور دین بود همچنین تحقیق این بحث
موقوف بر تفصیل ابواب تشریع است پس
میگوئیم که تعیین صور خاصه و تحدید حدود معینه
برای اصول دین از جهت شارع بدو طریق
متحقق میگردد اول بطریق لزوم یعنی بایجوب
تعیین فرماید که اصل مذکور بدون این صورت
خاصه اصلا در نظر شارع معتبر نیست یا کالعدم
است و ثانی بطریق تکمیل یعنی باین وجه تعبیر
فرماید که هرگاه اصل مذکور در این صورت
خاصه متحقق گردد در نظر شارع نهایت مستحسن
و ممدوح باشد پس صورت معینه در استحسان
شرعی دخل دارد یا نه در اصل تحقق آن اصل
مذکور و هر واحد از این قسمین بوجوه متعدده میباشد
که چندی ازان بطریق تمثیل درینمقام ذکر کرده

مثلا رغبت دلانے خاص نماز اور نکاح کے اور نفرت
دلانے شرک اور زنا سے قسم سکھلانے اصول دین کی سے ہے
اور حد باندھنے نماز کے ساتھ معین کرنے وقتوں اور
گننے رکعتوں اور شرطوں کے اور مانند اسکے اور حد
باندھنے نکاح کے ساتھ معین کرنے ایجاب اور قبول
اور موجود ہونے گواہوں اور لازم ہونے مہر کے اور
مثل انکی اور حد باندھنے شرک کے ساتھ شگون اور قسم
کھانیکے ساتھ نام غیر خدا کے اور حد باندھنے زنا کے ساتھ
تعیین ایسی جگہہ کے کہ ملک اور شبہ ملک سے خالی ہو اور
معین کرنے حد اسکے کوڑے لگانے اور سنگسار کرنے سے
اور مانند اسکی یہہ سب قسم شرع شریف سی ہیں پس جیسے
تحقیق بحث پہلے کے موقوف اوپر تفصیل کاموں دین کے ہے
اسیطرح تحقیق اس بحث کی موقوف اوپر تفصیل اقسام
شرع شریف کی ہے پس کہتا ہوں میں کہ معین کرنا صورت
خاص کا اور مقرر کرنا حدوں معین کا واسطے اصول دین کے
جانب خدا اور رسول سی دو طرح ثابت ہوتا ہے اول
بطریق لازم ہونیکے یعنے اسطرح مقرر فرماویں کہ اصل یہہ
کام مذکور بغیر اس صورت خاص کے ہرگز نظر شارع میں
معتبر نہیں ہے یا مانند نہونیکے ہے اور دوسرے بطریق
کامل ہونیکی یعنی اسطرح سی معین فرمائیں کہ جسوقت یہہ
اصل کام مذکور اگر اس صورت خاص کی موجود ہوگا تو نظر شارع
میں نہایت بہتر اور اچھا ہوگا پس صورت معین حسن اور
خوبی شرعی میں دخل رکھتی ہی نہ حقیقت ثبوت اس اصل
مذکور میں اور ہر ایک ان دونو قسموں سے کئی طرح پر متعدد ہیں کہ کئی ایک انمیں سے بطریق مثال کے اسجگہہ ذکر کیے جاتے

میشود مثلا از انجمله تعیین اجزای امریست از
امور دین بالطریق لزوم مثلا تعیین قیام و
قرءة و رکوع و سجود و امثال آن بنسبت نماز
و تعیین ایجاب و قبول بنسبت نکاح یا بالطریق
تکمیل مثلا تعیین قومه و جلسه و تسبیحات بنسبت
نماز و تعیین قدری زائد از اصل در باب
ادای قرض حسنه بر تقدیریکه شرط نکرده باشند
و از انجمله ست تعیین اوقات بالطریق لزوم
مثلا اوقات خمسه برای ادای صلوات و ماه
رمضان برای صیام و ذی الحجه برای حج و حولان
حول برای زکوة وغیره و وقت اذان جمعه برای
معاملات و اول شوال و دهم ذی الحجه برای تعبد
یا بالطریق تکمیل مثل تعیین لیالی رمضان و
لیلة نصف شعبان برای قیام و وقت نصف
آخر از شب برای تهجد و وقت ارتفاع شمس
برای اشراق و ایام بیض و سته شوال و روز
عرفه و عاشوره و پانزدهم شعبان برای
صیام و ماه رمضان برای عمره و روز هفتم
از ولادت مولود برای عقیقه و پنجشنبه و دوشنبه
برای سفر و امثال آن از مواضعیکه توقیت
اوقات در آن از جهت شارع واقع گردیده
که عد و احصای آن ممکن نیست و از انجمله
ست تعیین امکنه بالطریق لزوم مثل تعیین

ہین مثلا اونمین سی ہے معین کرنا جاری کرنیکو ایک کام
کے کاموں دین سی بطریق لازم ہونی کی جیسی معین کرنا
قیام اور قرأۃ اور رکوع اور سجدہ کا اور مانند اسکی بہ نسبت
نماز کے اور مقرر کرنا ایجاب اور قبول کا بہ نسبت نکاح کے
یا بطریق کامل کرنیکے جیسے معین کرنا قومہ اور جلسہ اور تسبیحات کا
بہ نسبت نماز کے اور معین کرنا کچھ زیادہ اصل سی بیچ ادا کرنی
قرضہ حسنہ مین اس صورت مین کہ شرط نکیا ہو اور انہین سے
ہے مقرر کرنا وقتونکا لازم ہونیکے طرح پر جیسے کہ پانچون وقت
واسطے ادا ے نمازنکے اور مہینہ رمضان کا واسطے روزہ کے
اور مہینہ عید کا واسطے حج کے اور گذرنا برسکا واسطے زکوٰۃ
وغیرہ کے اور وقت اذان جمعہ کے واسطے روکنے معاملون
کے اور پہلے تاریخ ماہ عید اور دسوین بقر عید کی واسطے عبادت
کے بطریق کامل ہونیکے طرح پر جیسے معین کرنا راتون رمضان کا
اور رات نصف ماہ شب برات کی واسطے نماز شب کے اور وقت
آدہی رات کی بعد کا واسطے نماز تہجد کے اور وقت بلند ہونے
سورج کا واسطے نماز اشراق اور ایام بیض اور چہہ دن ماہ عید کے
اور دن عرفہ اور عاشورہ کا اور پندرہوین ماہ شب برات
واسطے روزہ کے اور مہینہ رمضان کا واسطے عمرہ کے
اور دن ساتوان پیدائش بچہ سی واسطے عقیقہ کے اور دن
جمعرات اور پیر کا واسطے سفر کے اور مانند اسکی اون جگہون
سے کہ معین کرنا اوقات کا اوسمین شارع کی جانب سے
واقع ہوا ہے کہ گہیر نا گنتے انکا ممکن نہین ہے۔ اور اونمین سی ہے
معین کرنا مکانونکا بطریق لازم ہونیکے جیسے تعیین

مکان طاہر غیر مقابر و حمامات برای نماز و
امصار برای نماز جمعہ و اعیاد و مساجد برای
اعتکاف و مواقیت احرام و حرم و کعبہ و عرفات
و منا و مزدلفہ و صفا و مروہ برای حج و عمرہ
و غیر مساجد برای معاملات یا بطریق تکمیل
مثل تعیین مساجد برای نماز فرض و عقد
نکاح و بیوت برای نفل و تلاوۃ قرآن و
مواضع مخصوصہ از حرمین برای دعا و مسجد
جامع برای نماز جمعہ و صحرا برای نماز عید و
استسقا و دفن اموات و مقابر برای تذکیر
آخرت و استغفار برای اہل آن و مساجد ثلثہ
برای سفر بسوی آن بجہت تحصیل منفعت
اخرویہ و امثال آن از توقیتات مکانیہ کہ
در کثرۃ و تعدد بحصار مثل توقیتات زمانیہ
است و از انجملہ است تعیین اعداد یا بطریق
لزوم مثل اعداد رکعات در فرایض و اعداد
صیام در فرایض و کفارات و اعداد مساکین
در باب کفارات و اعداد اشواط و جمار در باب
حج و اعداد شہود و ضربات جلدہ در باب معاملات
و حدود و تعیین سہ حیض یا مدت سہ ماہ یا چہار
ماہ و دہ روز یا مدت حمل برای عدت یا چہار
ماہ برای ایلا و سہ روز برای خیار و امثال آن
یا بطریق تکمیل مثل تعیین اعداد رکعات

اور تعیین مکان پاک کی سوای مقبرہ اور حمام کے واسطے نماز
اور شہر کے واسطے نماز جمعہ اور عیدونکے اور مسجدونکی واسطے
اعتکاف کی اور مقامات احرام باندہنے کے اور حد حرم کے
اور کعبہ اور عرفات اور منا اور مزدلفہ اور صفا اور مروہ
واسطے حج اور عمرہ کے اور سوا مسجدون کی واسطے معاملون کے
یا بطریق کامل ہونیکی جیسی تعیین کرنا مسجدونکا واسطے نماز
فرض اور عقد نکاح کے اور گہرونکا واسطے نماز نفل اور
تلاوت قرآن کی اور مکانات خاص مکہ اور مدینہ کا واسطے
دعا کے اور مسجد جامع کا واسطے نماز جمعہ کے اور جنگل کا واسطے نماز
عید اور استسقا اور دفن مردون کے اور قبرستان کا
واسطے یاد کرنے آخرت اور طلب بخشش مردون کے اور
مسجدون تینونکا واسطے سفر کے طرف اونکی بجہت حاصل
کرنے نفع آخرت کی اور مانند اسکی تعینات مکانی سے کہ
کثرت اور گنتی مین مانند کرنے تعینات وقتی کے ہین اور
اونہین سی ہی تعیین عددونکا یا بطریق لازم ہونیکے جیسے
گنتی رکعتون کی فرضونمین اور گنتی روزونکی فرضون
اور کفارون مین اور گنتی مسکینونکی کفارے کے باب مین
اور گنتی طوافون اور کنکر مارنی کی حج کے باب مین اور گنتی
گواہونکی اور مارنی کوڑون کے معاملات اور حدون مین
اور تعیین تین حیض یا مدت تین مہینے کے یا چار مہینے دس دن
کے یا مدت حمل کی واسطے عدت کے یا چار مہینے واسطے
ایلا یعنے قسم کہالینے کی یا تین دن واسطے خیار کے اور مانند
اسکے یا بطور تکمیل کے جیسے معین کرنا گنتی رکعتون کا بیچ

در نوافل و تسبیحات در ارکان نماز و بعد از
فراغ آن و در صلوٰة التسبیح و همچنین تعیین
ستهٔ شوال و ثلثه در هر ماه در باب صوم
و رعایت عدد و تر در جمیع عادات و امثال
این و توقیت عددی راهم بر توقیت زمانیه
و مکانیه در کثرت و عدم احصار قیاس باید کرد
و از آنجمله است تعیین بعضی جوارح فاعل بعضے
افاعیل بعضے دیگر برای بعضے دیگر خواه
بطریق لزوم خواه بطریق تکمیل مثل تعیین
قلب برای نیت در باب عبادات و کنایات
طلاق و امثال ذلک و برای رضا در باب
معاملات و تعیین لسان در باب قربة و انعقاد
عقد و معاملات و تعیین اعضا ہفتگانه
در باب سجود و امثال آن و از آنجمله است
تعیین ہیات بوجهین مذکورین مثل استقبال
قبله و ستر عورت و استوار قامة و دست
بستن در قیام و سائر ہیات مشروعه از
تعدیل ارکان و امثال آن در باب صلوٰة
و ہیات احرام و رمل و سعی بین المیلین
و تلبیه و رمی جمار و امثال آن در باب حج
و تقدیم جانب یمین بر یسار در جمیع عبادات
و عادات و امثال از اوضاع مسنونه در سائر
عبادات و از آنجمله است تعیین مقدارات

نفلوں میں اور تسبیحوں کا ارکان نماز میں
اور بعد فراغت اوسکے . . . .
اور صلوٰة التسبیح میں اور ایسا ہی معین کرنے چھ دن عید
کے چاند کے اور تین دن ہر مہینے کے روزہ کے باب میں
اور بلحاظ گنتی وتر کے سب عادتوں میں اور مانند اسکے
اور تعین کرنا کسی عدد کو بھی اوپر تعین کرنے زمانی اور مکان
بیچ کثرت اور نہ گھیر سکنے کے قیاس کرنا چاہیے اور انہیں
سے ہے معین کرنا بعض اعضا فاعل کا ساتھ بعضے کاموں کے
اور بعضے کا ساتھ بعضے کاموں اوسکے یا بطور لزوم
یا بطور تکمیل کے جیسے معین کرنا دل کا واسطے نیت کے عبادت
میں اور کنایتوں طلاق میں اور مانند اسکی اور واسطے
رضامندی کے معاملوں میں اور معین کرنا زبان کا پڑھنے کے
باب میں اور منعقد ہونے معاملہ میں اور تعین کرنا سات
عضو ونکا سجدہ کے باب میں اور مانند اسکے اور انہیں
میں سے ہی معین کرنا صورتیں بیچ ساتھ دونوں طرح
ذکر کیے گئے کے جیسے منہہ کرنا قبلہ کیطرف اور ڈہانکنا
ستر کا اور سیدہا کرنا قد کا اور ہاتھ باندہنا وقت کہڑے
رہنے کے اور تمام صورتیں کہ پائی گئی ہیں شرع میں
جیسے تعدیل رکنوں کے اور مثل اسکی نماز کے باب میں اور صورتیں
احرام باندہنے اور اکڑ کے چلنے اور دوڑنے درمیان صفا
اور مروہ اور لبیک کہنے اور کنکر مارنی اور مانند اوسکی حج کے
باب میں اور مقدم کرنا داہنی جانب کو بائیں پر سب عبادتوں اور
عادتوں میں اور مانند اسکی وضعوں مسنون سے تمام عبادتوں

متقدمند خواه بطریق لزوم باشد که آنرا شروط میگویند خواه بطریق تکمیل که آنرا تمهیدات می نامند مثل غسل یا وضو یا تیمم برای نماز عموماً و برای نماز جمعه و عیدین خصوصاً و برای نماز جنازه و حمل میت و مس مصحف و قراءة قرآن و عقد احرام بلکه برای سائر عبادات و مثل تقدیم اذان و اقامت و سنن رواتب و اذکار مسنونه قبل تکبیر تحریمه در باب نماز و تقدیم تنظیف و تطهیر و تعطیر و تجدید لباس و خطبه در نماز جمعه و تقدیم سحور در باب صیام و تقدیم خطبه و خطبه و اذن ولی یا سید و حضور شهود در باب نکاح و تقدیم سوم و اجازت ولی یا سید یا مالک یا موکل مشتری در باب معاملات و تقدیم بسمله در سائر عبادات و عادات و تقدیم استخاره و خطبه بر سائر امور عظام و امثال آن از اموریکه برای توطیه امور دیگر مشروع است و از انجمله است تعین لوازم متاخره تو بر جهین مذکورین مثل تعین اذکار مسنونه بعد سلام و سنن رواتب متاخره و ملازمت جلوس تا طلوع آفتاب در باب صلوة و طواف وداع و التزام مقام ملتزم و تشبث باستار کعبه و تقبیل آستانه آن و شرب ماء زمزم و رجعت قهقری و زیارت مسجد نبوی و مسجد قبا

پہلے ہوتا خواہ بطریق لازم ہونیکے ہو کہ اوسکو شرط کہتے ہیں یا بطریق کامل ہونیکے کہ اوسکا تمہیدات نام رکہتے ہین جیسے غسل یا وضو یا تیمم واسطے نماز کے عموماً اور واسطے نماز جمعہ اور عیدون کے خاص کر اور واسطے نماز جنازہ اور اوٹہانی میت کے اور ہاتہ لگانی اور پڑہنے قرآن کے اور باندہنے احرام کے بلکہ واسطے تمام عبادتون کے اور مانند پہلے کہنے اذان اور تکبیر اور سنتون مقررہ اور ذکر مسنون کے پہلے تکبیر تحریمہ یعنی نماز کے باب مین اور مقدم کرنا صفائی اور پاکیزگے اور خوشبو اور لباس نئے اور خطبہ کا نماز جمعہ مین اور پہلے کہانا سحری کا روزہ کے باب مین اور مقدم ہونا منگنی اور خطبہ نکاح اور اجازت ولی یا مالک اور حاضر ہونا گواہون کا نکاح کے باب مین اور پہلے چکانا کسی شئی کا اور اجازت ولی یا مالک غلام یا مالک مبیع یا موکل خریدار کے معاملات کی باب مین اور پہلے کہنا بسم اللہ کا تمام عبادتون اور عادتون مین اور مقدم کرنا استخارہ اور خطبہ کا اوپر تمام کامون بڑے کے اور مانند اسکے اون کامون کے کہ واسطے تمہید اور کامونکے شرع مین ثابت ہوی ہین اور از انجملہ ہے معین کرنا لوازم پچھلونکا دونو طرح ذکر کئے گئے سے جیسے کہ تعین فرمودن سنت کی گئی کی پیچہے سلام کے اور سنتین مقررہ پچہلے اور لازم پکڑنا بیٹہے رہنے کو طلوع سورج تک نماز کی بابت اور طواف رخصت اور لازم پکڑنا مقام ملتزم اور لپیٹنا پردہ کعبہ کو اور چوملنا اوسکی چوکہٹ کا اور پینا پانی زمزم کا اور چلنا اولٹے پاؤن اور زیارت مسجد نبوی اور مسجد قبا کے

در باب بیع ولزوم مهر و دعای برکت و دعوت ولیمه
وتعجیل قدری از مهر در باب نکاح ولزوم عدت
در باب طلاق ولزوم قبض در هبه وبیع الصرف
وامثال آن از لوازم عبادات ومعاملات
که بجهت تعیین شارع ثابت گردید واز انجمله
است تعیین مصارف اموال ومحال افعال
مثل تعیین مصارف زکوة ونذور وکفارات
وصدقه عید الفطر در باب صدقات وتعیین
مومنات غیر محرمات در باب نکاح وتعیین
اموال غیر محرمه لنفسها در باب بیع وتعیین
اولی الامر در باب طاعت واز انجمله است
تعیین مقادیر مثل تعیین قلتین وعورة واجب
الستر بنسبت ذکور واناث ومقدار زکوة
ونصاب آن ومقدار صدقه عید الفطر وفدیه
وتعیین مساوات در اموال ربویه در صورت
تبادل وامثال آن واز انجمله است تعیین
الفاظ خاصه در مواضع مخصوصه مثل تعیین
اذان واقامه برای فرائض واستعاذه
وبسمله در باب قراءة وتعیین قراءة قرآن
در قیام وتعیین سوره فاتحه خصوصا در جمیع
رکعات و سوره دیگر عموما در رکعتین اولین
از فرائض و [illegible] تسبیحات در رکوع وسجود
وتشهد [illegible] در قعود

بیع کے باب مین اور لازم ہونا مہر اور دعا برکت اور دعوت
ولیمہ اور پہلے ادا کرنا کچھ مہر سے باب نکاح مین اور لازم ہونا
عدت کا طلاق کے باب مین اور لازم ہونا قبضے کا ہبہ اور
بیع صرف مین اور مانند اسکی اور لوازم عبادتون اور معاملو
ن کے کہ بسبب تعیین شارع کے ثابت ہوئی ہین گی اور انہین
سے ہے معین کرنا جای خرچ مالونکا اور محل کامونکی جیسے تعیین مصارف
زکوة اور نذر اور کفارون اور صدقہ عید کے صدقات کی باب مین
اور معین کرنا عورتون مسلمان کا سوا حرام کے کیونکہ نکاح کے
باب مین اور معین کرنا مالونکا کہ اپنی ذات مین حرام نہون واسطے
بیع کے اور معین کرنا اولوالامر کا باب اطاعت مین اور انہین
سے ہے معین کرنا اندازون ہرشی کا جیسے معین کرنا قلتین کا
اور ستر کا کہ واجب ہے ڈہانکنا اوسکا عورت اور مرد کو اور مقدار
زکوة کے کہ چالیسوان حصہ ہی اور نصاب اوسکی کی جسقدر پر
واجب ہوتی ہی اور مقدار صدقہ عید کے اور مقدار فدیہ کے
اور معین کرنا برابری کا مالون سودی مین بیع صورت
مبادلہ کے اور مانند اوسکی اور انہین سی ہی معین کرنا لفظون
خاص کا جگہون خاص مین جیسے معین کرنا اذان اور تکبیر کا
واسطے فرضون کی اور اعوذ اور بسم اللہ کا قراءة کے باب مین
اور معین کرنا قرات قرآن کا حالت قیام مین اور معین کرنا
سورہ فاتحہ کا خاص کر سب رکعتون مین اور کسی سورة
دوسری کا عموما دو رکعتون پہلی مین فرضون سی اور معین
[illegible] تسبیح [illegible] رکوع اور سجدہ مین اور التحیات کا قاعدہ
مین [illegible] درود [illegible] اور دعا کا قعدہ اخیر

خیره وتعیین اذکار مخصوصه قبل نماز و بعد آن
وتعیین تلبیه در احرام وتکبیرات در ایام تشریق
وتعیین صریح وکنایه در باب طلاق وتعیین
الفاظ ایجاب وقبول در باب نکاح وسائر معاملات
وتعیین اسماء الٰهی وصفات او تعالی در باب
حلف وتعیین ادعیه مخصوصه در صباح ومسا
ونوم ویقظه ودر اوقات نعمت ونقمت ودر
اوقات حصول افراح وعروض احزان وهجوم
مصائب وامثال آن بالجمله در هر سانحه از سوانح
رنج وراحت ذکرے خاص یا دعای مخصوص
تعیین فرموده اند واز انجمله است تعیین صفت
اذکار وادعیه مثل تعیین جهر در اذان واقامت
وقرارت صلوة جهریه وتلبیه وتکبیرات ارکان
صلوة وعیدین وتعیین سر در غیر مواضع
مذکوره لاسیما در دعا واز انجمله است تعیین
اجناس برای اموال وتعیین بعضی اموال مثل
تعیین اجناس بعضی اموال در باب زکوة وربوا
واجناس اربعه از بهایم مع تعیین عمر مخصوص
وسلامت از عیوب در باب اضحیه واز انجمله
است تعیین در باب لباس والوان مثل
تعیین لباس حریر وزیور زر وسیم ورنگ
سرخ وزرد برای مردان واز انجمله است
تعیین باب تشبه باعدا مثل تعیین قدر

اونہین مین اور معین کرنا ذکرون خاص کا پہلے نماز کے اور بعد
اوسکے اور معین کرنا لبیک کا احرام مین اور تکبیرون کا ایام
تشریق مین اور معین کرنا صریح اور کنایہ کا باب طلاق
مین اور معین کرنا الفاظ ایجاب وقبول کا نکاح کی باب مین
اور سب معاملون مین اور معین کرنا نامون اور صفتون
حق تعالی کا قسم کے باب مین اور معین کرنا دعاؤن
مخصوص کا بیچ صبح اور شام اور سونے اور جاگنے کے اور
بیچ وقتون نعمت اور صدمہ کے اور بیچ وقتون حاصل
ہونے خوشے اور لاحق ہونے غمون اور زیادہ ہونے
مصیبتون کی اور مانند اسکی خلاصہ یہہ کہ بیچ جس واقعہ کے
موقع رنج اور راحت سے کوئی ذکر خاص یا دعا خاص
معین فرمائی ہی اور اونہین سے ہی معین کرنا صفت ذکرون
اور دعاؤن کے جیسے معین کرنا پکار کر اذان اور تکبیر کا جہر سے
اور پڑھنا قرآن کا نمازون فجر اور مغرب اور عشا مین اور
پکار کر کہنا لبیک اور تکبیرون ارکان نماز اور عید اور
بقرعید کا اور معین کرنا چپکے کا سوا مقامون ذکر کیے گئے سے
خصوصًا دعا مین اور اونہین سے ہی معین کرنا جنسون
بعضے مالون کا اور معین کرنا بعضے مالونکا مانند معین کرنے
جنسین بعضے مالون کے بیچ زکوۃ اور سود کے مقدمہ مین اور معین کرنا
چارون جنس کا چوپاؤن سے ساتھ تعیین عمر خاص اور سلامت ہونے کے
عیبون سے قربانی کی باب مین اور اونہین سے ہی معین کرنا لباس
اور رنگون کے جیسے معین کرنا لباس ریشمی اور زیور سونے چاندی کا
اور رنگ سرخ اور زرد واسطے مردون کی اور اونہین سے ہی باب